جدید ایڈیشن

عقیدہ حیات النبی ﷺ کورس

مفتی عبدالواحد قریشی حفظہ اللہ

صوبائی امیر: عالمی اتحاد اہل السنت والجماعت خیبر پختونخواہ ◇ مدیر: ادارۃ النعمان ڈیرہ اسماعیل خان

مسجد کریمیہ، محلہ فاروق اعظمؓ، گلی قریشیاں والی، مسلم بازار، ڈیرہ اسماعیل خان
YouTube f Mufti Abdul Wahid Qureshi
ahnafmedia.com 0333-998-7709

نام کتاب	جدید ایڈیشن عقیدہ حیات النبی ﷺ کورس
تالیف	مفتی عبدالواحد قریشی
صفحات	48
قیمت	Rs. 50/-

طبع اول تا طبع دہم	جون 2012ء تا جون 2015ء	تعداد	20000 - بیس ہزار
طبع یازدہم	جنوری 2016ء	تعداد	4000 - چار ہزار
طبع دوازدہم	جون 2016ء	تعداد	4000 - چار ہزار
طبع سیزدہم	جنوری 2017ء	تعداد	11000- گیارہ ہزار

ملنے کے پتے

ادارۃ النعمان رح

مسجد کریمیہ، گلی قریشیاں والی، مسلم بازار، ڈیرہ اسماعیل خان، خیبر پختونخواہ
0315-7570939, 0334-3682508

مکتبہ اہل السنۃ والجماعت

87 جنوبی، لاہور روڈ سرگودھا **0321-6353540**

دارالایمان

دوکان نمبر **U-8** گلشن اردو بازار، مین موتی محل، اسٹاپ گلشن اقبال کراچی
021-34968787, 0334-2028787

تفصیلی فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ قَالَ فِیْ حَقِّ الشُّھَدَاءِ بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ قَالَ اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْنَ وَعَلٰی مَنْ تَبِعَہٗ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ

ایک نظر اِدھر بھی

زیرِنظر کورس عقیدہ حیات النبی ﷺ کی ترتیب خدمت دین کی ایک کڑی ہے۔

اس میں ہم نے عقیدہ حیات النبی ﷺ کے متعلق قرآن کریم، احادیث مبارکہ، صحابہ کرام کی تشریحات جو کہ اجماع امت کے ذریعہ ہم تک پہنچیں، ان کو آسان الفاظ میں پیش کرنے کوشش کی ہے۔

اس میں زیادہ تر سکول، کالج اور مدارس عربیہ کے طلباء کرام کی فہم کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ اسی لیے بعض جگہ مشکل الفاظ کی بہت آسان تشریح کی گئی ہے تاکہ معاشرہ کا اکثر طبقہ زیادہ سے زیادہ مستفید ہو سکے۔

کیونکہ مسلمان ہونے کے لئے عقائد کا صحیح ہونا بہت ضروری ہے۔ اگر کسی انسان کا عقیدہ درست ہو تو اس کا چھوٹے سے چھوٹا عمل بھی اللہ تعالیٰ قبول فرما لیتے ہیں اور اگر عقیدہ درست نہ ہو تو بڑے سے بڑا عمل بھی اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتے۔

ترتیب میں اس موضوع پر گراں قدر خدمات سرانجام دینے والے اکابرین علماء کرام رحمہم اللہ کی کتب وملفوظات سے بوقت ضرورت استفادہ کیا گیا ہے۔

جون 2012ء میں یہ کورس جب پہلی مرتبہ شائع ہو کر آیا تو اس کو عوام وخواص میں بے حد مقبولیت نصیب ہوئی۔ دیکھتے ہی دیکھتے 3 سال کے قلیل عرصہ میں اس کے 20,000

(بیس ہزار) نسخے ہاتھوں ہاتھ نکل گئے۔

2016ء کی ابتداء میں اس کی ترتیب پر نظر ثانی کا ارادہ تھا مگر تدریسی، خانقاہی اور تحریکی مصروفیات سے وقت نکالنا ایک بہت بڑا مسئلہ تھا مجبوراً ان مصروفیات کے ساتھ ساتھ مختلف اوقات میں اس پر نظر ثانی شروع کر دی۔

اسی دوران بھی اس کے 2 ایڈیشن کوئی 8,000 کی تعداد میں لوگوں کے ہاتھوں میں دادِ تحسین وصول کر چکے تھے۔

آخر کار نظر ثانی مکمل ہوئی صرف مسئلہ کی وضاحت اور باحوالہ دلائل پر مشتمل یہ کورس آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

اس موضوع پر اٹھنے والے اشکالات کا حل الگ کتاب کی صورت میں بنام عقیدہ حیات النبی ﷺ پر 100 سوالات کے جوابات عنقریب منظر عام پر ہوگا۔

قارئین کرام سے میری گذارش ہوگی کہ اس کورس کے بعد سوال و جواب والی کتاب کا ضرور مطالعہ کریں۔ دلائل کی دنیا میں آپ سپر پاور بن جائیں گے۔ ان شاء اللہ

ہندوستان (دارالعلوم دیوبند) میں ہمارے محترم دوست مولانا ظفر احمد نعمانی سلمہ اللہ کی خواہش اور کوشش پر یہ کورس ان کے مکتبہ سے ہندوستان (دیوبند) میں شائع ہو رہا ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائیں۔ آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ

یکے از خدام احناف: (مفتی) عبدالواحد قریشی حفظہ اللہ

0333-998-7709

رَبِّ یَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَیْرِ وَبِكَ نَسْتَعِیْنُ یَا عَلِیْمُ یَا فَتَّاحُ

(باب اول) مسلک اہل السنّت والجماعت کی تعریف

اہل السنّت: نبی پاک ﷺ والے　　**والجماعت:** اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم والے

س: مسلک اہل السنّت والجماعت کیا ہے؟ آسان اور مختصر بتائیں۔

ج: دینِ اسلام کی تشریح کرنے میں اپنی عقل کو شریعت کے تابع رکھا جائے۔ [1]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد جنہوں نے دین میں بڑی خدمات سرانجام دی ہیں وہ 4 امام ہیں:

1) امام ابوحنیفہؒ　2) امام مالکؒ　3) امام شافعیؒ　4) امام احمد بن حنبلؒ

ان 4 اماموں کا مسلک اہل السنّت والجماعت ہے، یہی لوگ حق کے راستے پر ہیں۔

حنبلی: حضرت امام احمد بن حنبلؒ کے پیروکار　　وفات 241ھ
سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات وغیرہ میں ہیں۔

شافعی: حضرت امام محمد بن ادریس الشافعیؒ کے پیروکار　　وفات 204ھ
مصر، سوڈان، اُردن، ملائیشیا وغیرہ میں ہیں۔

مالکی: حضرت امام مالک ابن انسؒ کے پیروکار　　وفات 179ھ
افریقہ، تیونس، مراکش وغیرہ میں ہیں۔

حنفی: حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابتؒ کے پیروکار　　شہادت 150ھ
پوری دنیا میں تقریباً 70% مسلمان حنفی ہیں۔

نوٹ: 1994ء کی مردم شماری کے مطابق پوری دنیا میں 1 ارب 30 کروڑ مسلمان تھے جن میں سے حنفی مسلمانوں کی تعداد ساڑھے چھیاسی کروڑ تھی۔

(اسلامی دنیا میں فقہی مذاہب کا فروغ، ص: 131، حاشیہ نمبر: 9، ط: قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی)

---

[1] یعنی توحید وسنت کے پرچار میں توہین سے بچتے ہوئے، اولیائے اللہ کی محبت وعقیدت میں بدعات سے بچتے ہوئے، تحقیقات کے اعلیٰ معیار کے باوجود، خود رائی سے اجتناب کرنے والے۔

س: ہمارا نام مسلک اہل السنّت والجماعت کس نے رکھا ہے؟

ج: یہ نام ہمارے آخری نبی حضرت محمد ﷺ نے رکھا ہے۔

دلیل: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب سورۃ آل عمران کی یہ آیت نازل ہوئی:

يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ج .....الخ (سورۃ آل عمران آیت:106)

ترجمہ: قیامت کے دن کچھ چہرے چمکتے ہونگے اور کچھ چہرے سیاہ پڑھ جائیں گے۔

حضور پاک ﷺ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کالے چہرے والے اور سفید چہرے والے لوگ کون ہوں گے؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا:

تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ اَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ اَهْلُ الْبِدْعِ وَالضَّلَالَةِ

(الدر المنثور فی تفسیر الماثور، ج:2، ص:112، ط:دار العلمیہ بیروت)

ترجمہ: جن لوگوں کے چہرے کالے ہونگے وہ اہل بدعت (گمراہ) ہوں گے اور جن لوگوں کے چہرے سفید ہونگے وہ اہل السنّت والجماعت ہونگے۔

مسلک اہل السنّت والجماعت کی نسبتیں

1) اہل السنّت والجماعت 2) حنفی 3) دیوبندی

1) اہل السنّت والجماعت:

جو لوگ دینِ اسلام حضور پاک ﷺ سے لینے والے ہیں۔ کیونکہ دین اسلام کی بنیاد حضور پاک ﷺ کی ذاتِ اقدس ہے جن پر وحی کا نزول ہوا، اور اس کو سمجھنے کیلئے تشریح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لیتے ہیں۔ بے شک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دین کے گواہ (عینی شاہد) ہیں، ان کے سامنے شریعت اُتری اور انہوں نے دین اسلام، نبی پاک ﷺ سے براہ راست سیکھا۔

2) حنفی:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے شاگردِ خاص حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ کے تابعدار لوگ۔

دلیل: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سورۃ الجمعۃ کی یہ آیت نازل ہوئی:

وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّايَلْحَقُوْابِهِمْ (سورۃ الجمعہ، آیت:3)

ترجمہ: اور (یہ رسول ﷺ جن کی طرف بھیجے گئے ہیں) ان میں سے کچھ لوگ (عجم سے) اور بھی ہیں جو ابھی آ کر ان کے ساتھ نہیں ملے۔

گویا بتادیا گیا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد کچھ عجمی لوگ آ کر دین کی خدمت کریں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور پاک ﷺ سے پوچھا یہ لوگ کون ہونگے؟ تو حضور پاک ﷺ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ فرمایا کہ اِن عجمی لوگوں میں سے ہوں گے۔

(صحیح بخاری، کتاب التفسیر سورۃ الجمعہ باب قولہ وآخرین منھم، ج:2،ص727:ط: قدیمی کراچی)

تشریح: محدثین کرامؒ کے امام حضرت علامہ جلال الدین سیوطیؒ فرماتے ہیں کہ اس خوشخبری سے مراد حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابتؒ ہیں۔ جو کہ امت مسلمہ میں سب سے پہلے دین اسلام لکھوانے والے ہیں۔ (تبییض الصحیفہ فی مناقب ابی حنیفہؒ،ص:3،ط:دار العلمیہ بیروت)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد آنے والے 4 اماموں میں سے صرف امام ابوحنیفہؒ عجم میں سے فارسیُ النّسل ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے براہِ راست شاگرد بھی ہیں گویا امام اعظم ابوحنیفہؒ خود ہمارے نبی ﷺ کے شاگردوں کے شاگرد ہوئے۔ باقی تینوں میں نہ کوئی امام عجمی ہے اور نہ ہی کسی صحابی رضی اللہ عنہ کا شاگرد ہے۔ اسی وجہ سے ہمارے مسلک میں دوسری نسبت احناف کی ہے۔

3) دیوبندی:

اصل دینِ اسلام پر چلنے اور چلانے والے۔

لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ (سورۃ الانفال، آیت:37)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ ناپاک لوگوں کو پاک لوگوں سے الگ کردے گا۔

اللہ تعالیٰ نے دین اسلام اپنے نبی حضرت محمد ﷺ کے ذریعے سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تک پہنچایا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ذریعے پوری دنیا میں پھیلایا اور حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ کے ذریعے مکمل دین کو لکھوایا۔ پھر دشمنان اسلام نے دین اسلام کو ختم کرنے کی کئی سازشیں کیں مگر وہ ناکام رہے۔ آخر کار انہوں نے سوچا کہ دین اسلام کو ہم ختم تو نہیں کر سکتے لہٰذا اس کو تبدیل کر دیا جائے تو برصغیر پاک و ہند کے کچھ افراد نے اصل دین کو بدلنے کیلئے سازشیں شروع کر دیں۔ اسکے لئے انہوں نے ٹھکانے قائم کئے جن میں بدعات کا درس ہونے لگا۔ لیکن جب علماءِ حق کو پتا چلا تو انہوں نے دیوبند (ہندوستان کا شہر) میں اصل دینِ اسلام کی حفاظت و اشاعت کیلئے مدرسہ قائم کیا جسکا نام ''دارالعلوم دیوبند'' رکھا۔ اب اسکے بعد جو شخص بھی اصل دین اسلام سیکھنے کا ارادہ کرتا تو وہ دارالعلوم دیوبند سے تعلق قائم کرتا اور اسی نسبت سے خود کو دیوبندی کہلواتا۔

فرقہ واریت کیا ہے؟

دین اسلام کی تشریح میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (حضور پاک ﷺ کے براہ راست شاگرد) فقہاء کرامؒ (مکمل شریعت کے ماہرین) کی تشریحات کو چھوڑ کر اپنے منہ میاں مٹھو بننا۔ فرقہ واریت کا عام ہو جانا قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے حفاظت فرمائے۔

دلیل: عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَلَعَنَ آخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا

(جامع ترمذی ،ابواب الفتن،باب ماجاء فی علامت حلول المسخ والخسف، ج:2،ص:45،ط: قدیمی کراچی)

ترجمہ: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب لوگوں پر زلزلے اور آفات کثرت سے آنے لگیں تو انکی وجوہات میں ایک وجہ گزرے ہوئے بزرگوں کو غلط کہنا ہوگا۔

بنیادی باتیں

عقیدہ کا معنیٰ/مطلب:

عقائد،عقیدہ کی جمع ہے جس کا معنیٰ ہے گرہ،عقیدہ اس مضبوط یقین کا نام ہے جس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہ ہو، گویا آسان الفاظ میں،عقیدہ کا دوسرا نام ایمان ہے۔

عقیدہ بعد الموت

1) قبر　　2) برزخ　　3) موت　　4) حیات

1) قبر کی تعریف:

جب انسان مرجاتا ہےاوراس کو جس جگہ دفن کیا جاتا ہےاس کوقبر کہتے ہیں۔

اگر کوئی جل کر راکھ ہو جائے یا پانی میں ڈوب جائے یا کسی کو کوئی جانور کھالے تو جس جگہ اس کے ذرّات ہونگے اسی جگہ روح کا تعلق قائم کر دیا جاتا ہےاور اسکی یہی قبر ہوتی ہے۔

قبر میں سوالات کا مرحلہ

قبر میں 2 فرشتے انسان سے 3 سوالات کرتے ہیں اُن 2 فرشتوں میں ایک فرشتہ کو مُنکَر اور دوسرے فرشتہ کو نکیر کہا جاتا ہے۔قبر میں پوچھے جانے والے سوالات:

i)　مَنْ رَّبُّکَ ؟　(تیرا رب کون ہے؟)

ii)　مَنْ نَّبِیُّکَ؟　(تیرا نبی کون ہے؟)

iii)　مَادِیْنُکَ ؟　(تیرا دین کونسا ہے؟)

جو انسان ان تینوں سوالات کے جواب ٹھیک دیتا ہے تو اس کیلئے قبر میں اُسی وقت جنت کی کھڑکی کھول دی جاتی ہےاور اسکی قبر کو جنت کا باغ بنا دیا جاتا ہےاور جو ان سوالوں کے

جواب ٹھیک نہیں دے سکتا اسکی قبر کو تنگ کر دیا جاتا ہے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''بے شک قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے''۔

(جامع ترمذی، ابواب الزهد ،باب نمبر:26، ج:2،ص:73،ط: قدیمی کراچی)

2) برزخ کی تعریف:

وفات کے بعد انسان پر جو وقت اور حالات گزرتے ہیں انہیں برزخ کہا جاتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ زمینی قبر برزخ کا حصہ ہے۔

(تفسیر عائشه الصدیقهؓ، سورة المومنون آیت:100 ط: تالفیات اشرفیه ملتان)

قبر و برزخ کی مثال

قبر جگہ کا نام ہے اور برزخ وقت کا نام ہے۔ یعنی مردے پر جو وقت گزر رہا ہوتا ہے اُسے برزخ کہتے ہیں۔ اسی لیے انسان قبر میں رہ کر برزخ میں بھی ہوتا ہے۔

اشکال: مردہ قبر میں ہوتا ہے یا برزخ میں رہتا ہے؟

جواب: جس طرح انسان قبر میں ہوتا ہے اسی طرح برزخ میں بھی، کیونکہ اس انسان کیلئے قبر جگہ کا نام ہے اور برزخ وقت اور گزرنے والے حالات کا نام ہے، یہ بالکل ویسے ہے جیسا کہ کوئی کہے کہ میرا دوست زید مسجد میں ہے اور نمازِ عشاء کے وقت میں بھی ہے یا کوئی کہے کہ تیرا دوست ابوبکر گھر میں ہے اور دن میں بھی ہے تو اسی طرح یہ بات بھی سچی اور ٹھیک ہے کہ مردہ قبر میں بھی ہے اور برزخ میں بھی ہے۔ یہ دونوں باتیں ایک دوسرے کے خلاف نہیں ہیں۔

دلیل: يَوْمَ يَسْمَعُونَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوجِ (سورۃ قٓ، آیت:42)

ترجمہ: جس دن لوگ اس (فرشتے) کی پکار کو سنیں گے، وہ قبروں سے نکلنے کا دن ہوگا۔

علمِ تفسیر میں ماہر مفسرِ قرآن حضرت مولانا قاضی ثناءاللہ پانی پتیؒ فرماتے ہیں:

تشریح: اگر بندہ نیک ہوگا تو وفات کے بعد قبر میں روح اور جسم دونوں کو ثواب ہوگا اور اگر بُرا ہوگا تو روح اور جسم دونوں کو عذاب ہوگا۔ تمام اہل السنّت والجماعت اس بات پر متفق ہیں کہ گناہگار انسان کو عذابِ قبر روح اور جسم دونوں پر ہوتا ہے۔

(تفسیر مظہری، ج:11، ص:87، ط:ایچ ایم سعید کمپنی کراچی)

یعنی روح کے واسطے سے جسم محسوس کرتا ہے اگر چہ عام طور پر لوگوں کو نظر نہیں آتا کیونکہ یہ عالَم غیب کی باتیں ہیں۔ ان پر بغیر دیکھے ایمان لانا ضروری ہے۔

اہل بدعت کا دھوکہ

اہل بدعت موت اور حیات کی تعریف کرنے میں عوام کو دھوکا دیتے ہیں۔ ذیل میں ہم موت اور حیات کی تعریف وضاحت کے ساتھ پیش کر رہے ہیں۔ اس کو غور سے سمجھ لیں ہر قسم کے سوالات واشکالات ختم ہو جائیں گے اور مسئلہ نکھر کر سامنے آجائے گا۔

3) موت کی تعریف:

جسم میں روح نہ ہو اور اس روح کا جسم سے تعلق بھی برقرار نہ رہے۔

4) حیات کی تعریف:

روح جسم میں ہو یا جسم سے باہر ہو مگر جسم سے تعلق رکھتی ہو۔

قرآنی دلیل سے ان تعریفات کی وضاحت

اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰٓى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ

(سورۃ الزمر، آیت:42)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تمام روحوں کو انکی موت کے وقت قبض کر لیتا ہے اور جن کو ابھی موت نہیں آئی ہوئی ان کو بھی ان کی نیند کی حالت میں (قبض کر لیتا ہے) پھر جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے موت کا فیصلہ کر لیا انہیں اپنے پاس لیتا ہے ،اور دوسری روحوں کو ایک وقت مقررہ تک چھوڑ دیتا ہے۔ یقیناً اس بات میں ان لوگوں کیلئے بڑی نشانیاں ہیں جو غور وفکر سے کام لیتے ہیں۔

تشریح: مختصراً یوں سمجھیں اللہ تعالیٰ نے سونے والے کیلئے نیند کی حالت میں روح کا نکل جانا فرمایا ہے کہ نیند کے وقت انسان کی روح اسکے جسم میں نہیں ہوتی حالانکہ سونے والا زندہ ہوتا ہے تو اس پر بظاہر سوال اٹھتا ہے کہ جب روح جسم میں نہیں ہے تو سونے والا مردہ ہوتا مگر ایسا نہیں تو کیوں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ نیند کے وقت اگر چہ روح انسان کے جسم سے باہر رہتی ہے مگر سونے والے آدمی کے جسم سے تعلق رکھتی ہے جسکی وجہ سے سونے والا انسان اپنے خواب میں کبھی خوشی اور کبھی غمی محسوس کرتا ہے۔ اور اسی روح کے تعلق کی وجہ سے سونے والا آدمی زندہ رہتا ہے۔ تو اسی طرح وفات کے بعد بھی روح اگر چہ جسم میں نہ ہو مگر اپنے مقام سِجّین (بُرے لوگوں کی روحوں کا قید خانہ) یا عِلّیّین (نیک لوگوں کی روحوں کا مقام) میں رہ کر وہ روح قبر والے انسانی جسم سے تعلق رکھتی ہے جس کی وجہ سے انسان اگر نیک ہو تو جنت کی لذت اور اگر گناہ گار ہو تو جہنم کی تکلیف محسوس کر رہا ہوتا ہے۔ اسی عقیدہ کو شاعرِ مشرق علامہ محمد اقبالؒ نے اپنے شعر میں قوم کو یوں سمجھایا ہے:

؎ غافل نے سمجھا ہے موت کو اختتامِ زندگی ہے یہ شام زندگی ، صبحِ دوام زندگی

ایک غلط فہمی کا ازالہ

اگر کوئی ناواقف شخص یوں سوال کرے کہ قبر میں بندہ بغیر کچھ محسوس کئے بالکل مردہ ہی رہتا ہے کیونکہ روح تو اسکے جسم میں موجود نہیں ہوتی تو پھر اسے سمجھانے کیلئے یوں کہیں کہ آپ کو

چاہیے کہ جب آپکے والد محترم نیند کریں تو اپنی والدہ محترمہ کو عدت میں بٹھا دیں اور میراث و جائیداد تقسیم کر لیں۔ کیونکہ سونے والے انسان میں بھی نیند کے وقت قرآنی فرمان کے مطابق روح موجود نہیں ہوتی۔ اس پر اگر وہ یہ کہے کہ نیند کے وقت انسانی جسم میں اگر چہ روح نہیں ہوتی مگر سونے والے کے جسم سے باہر رہ کر تعلق رکھتی ہے تو ہم کہیں گے جناب والا یہی بات وفات والے انسان میں بھی مان لیں کہ اسکی روح بھی اپنے مقام پر رہ کر اسکے جسم سے تعلق رکھتی ہے جس کی بنیاد پر انسان جنت کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوتا ہے یا دوزخ کی تکلیف محسوس کرتا ہے اسی لئے حدیث پاک میں قبر کو جنت کا باغ یا جہنم کا گڑھا بتایا گیا ہے۔

اشکال: سونے والے کی روح کا جسم سے تعلق نظر آتا ہے۔ مثلاً: نیند میں سانس کا آنا جانا، نبض کا چلنا، خون کا دوڑنا، دل کا دھڑکنا مگر مردے میں یہ تعلق نظر نہیں آتا۔ ایسا کیوں ہے؟

جواب: وفات کے بعد کی زندگی کو قرآن پاک میں بَرْزَخٌ فرمایا گیا ہے:

وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ (سورۃ المؤمنون، آیت: 100)

ترجمہ: اور ان مرنے والوں کے پیچھے قیامت تک پردہ ہے۔

تشریح: برزخ کا معنیٰ ہے پردہ اور پردہ والی چیزیں اکثر نظر نہیں آتیں۔ جس طرح ہر انسان کے کندھے پر فرشتے بیٹھے ہیں مگر ہمیں بظاہر نظر نہیں آتے اسی طرح وفات کے بعد روح اور جسم کا آپس میں تعلق ہوتا ہے مگر ہر کسی کو نظر نہیں آتا۔

مشقی سوالات

س:1 مسلک اہل السنۃ والجماعۃ کی 4 نسبتوں کی وضاحت کریں۔

س:2 عقیدہ کا مطلب اور فرقہ واریت کیا ہے؟

س:3 موت وحیات کی تعریف قرآنی وضاحت کے ساتھ پیش کریں۔

(باب دوئم) مماتی فرقہ کی پیدائش اور اسکا تعارف

اللہ تعالیٰ نے حضور پاک ﷺ کو آخری نبی بنا کر دنیا میں بھیجا۔ 63 سال تک حضور پاک ﷺ نے دنیا میں رہ کر دین کا کام مکمل کیا۔ اس کے بعد حضور پاک ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے وفات دے دی۔ حضور پاک ﷺ کے دور سے لے کر 1957ء تک 13 صدیوں سے بھی زائد کا عرصہ بنتا ہے۔ ان سینکڑوں سالوں میں پوری دنیا کے مسلک اہل السنّت والجماعت کا یہ عقیدہ چلا آ رہا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام وفات کے بعد اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ کسی صحابی رضی اللہ عنہ (رسول پاک ﷺ کا فرمانبردار) کسی تابعیؒ (صحابہ رضی اللہ عنہم کا فرمانبردار) کسی فقیہ (مکمل شریعت میں مہارت رکھنے والا)، کسی محدث (علم حدیث میں مہارت رکھنے والا) اور مفسر قرآن (علم تفسیر میں مہارت رکھنے والا) نے یہ بات نہیں کہی کہ انبیاء کرام علیہم السلام قبروں میں مردہ ہیں۔ کیونکہ اُمت مسلمہ حیات النبی ﷺ کی قائل ہے۔

1957ء میں وطنِ عزیز ملک پاکستان میں جس آدمی نے اِس غلط عقیدہ کی بنیاد رکھی اور اس بنیاد پر امت مسلمہ میں فساد ڈالنے کی کوشش کی کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اپنی پاک قبروں میں مردہ ہیں زندہ نہیں۔ **نعوذ باللہ من ذالک**

اس کا نام مولوی عنایت اللہ شاہ گجراتی ہے اور اس کا تعلق صوبہ پنجاب کے شہر گجرات سے ہے۔ اس سے پہلے حجاج بن یوسف جیسا ظالم حکمران، اور معتزلہ فرقہ اس عقیدہ کا منکر تھا مگر اہل السنّت والجماعت کے اندر کسی بندے نے حیات النبی ﷺ کا انکار نہیں کیا۔ مولوی عنایت اللہ شاہ گجراتی کی جماعت کا نام اشاعت التوحید والسنۃ ہے اور اس کے پیروکاروں کو پاکستان (کیونکہ یہ فرقہ صرف پاکستان میں ہے) میں چند ناموں سے پہچانا جاتا ہے۔ مثلاً:

1) پنج پیری 2) پتھری 3) مماتی 4) چتروڑی 5) اشاعتی

مسلک اہل السنّت والجماعت کا عقیدہ

انبیاء کرام علیہم السلام وفات کے بعد اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔خصوصاً حضور پاک ﷺ کو اپنی قبر میں خاص زندگی حاصل ہے۔ اگر کوئی مسلمان حضور پاک ﷺ کی قبر مبارک کے قریب حضور پاک ﷺ پر درود وسلام پڑھے تو حضور پاک ﷺ خود سنتے ہیں اور اگر قبر مبارک سے دُور پڑھے تو فرشتے حضور پاک ﷺ کی خدمت میں لے جاتے ہیں۔

فرقۂ مماتی کا عقیدہ

مماتیوں کے نزدیک وفات کے بعد حضراتِ انبیاء کرام علیہم السلام قبروں میں مردہ ہیں اور قبر کے نزدیک کوئی کلام وسلام نہیں سنتے۔ بلکہ اوپر آسمانوں پر حضور پاک ﷺ کے اصلی جسم مبارک کے علاوہ ایک نیا جسم مانتے ہیں اور اُس نئے جسم میں حضور پاک ﷺ کی روح کو داخل مان کر اُسی جسم کو زندہ مانتے ہیں۔ (اسکی تفصیل میں مماتی کتب بھری پڑی ہیں مثلاً: ندائے حق واعلان حق، اقامہ البرھان وغیر ہا)

فائدہ: بنیادی طور پر مسلک اہل السنۃ والجماعۃ اور مماتی فرقہ کے درمیان عقیدہ حیات النبی ﷺ کے بارے میں مشہور اختلاف 3 ہیں۔ جن میں سے 2 جھوٹے اور 1 اصلی ہے۔

1) **جھوٹا اختلاف:**

مماتی لوگ عوام میں مشہور کرتے ہیں کہ ہم حضور پاک ﷺ کی موت کے قائل ہیں۔ جبکہ ہمارے مخالف دیوبندی حضور پاک ﷺ کی وفات کے منکر ہیں۔

حقیقت:

یہ ایک جھوٹا الزام ہے، علماء دیوبند حضور پاک ﷺ کی وفات کو برحق مانتے ہیں۔ اصل اختلاف وفات میں نہیں بلکہ وفات کے بعد قبر کی زندگی میں ہے، حضور پاک ﷺ پر وفات کا وعدہ یقیناً پورا ہوا لیکن حضور پاک ﷺ کی قبر کی زندگی کا انکار کرنا پوری شریعت اسلامیہ میں کہیں سے ثابت نہیں ہوتا۔

2) جھوٹا اختلاف:

مماتی لوگ عوام میں مشہور کرتے ہیں کہ ہم اعلیٰ حیات کے قائل ہیں کہ ہم حضور پاک ﷺ کو اُوپر جنت میں زندہ مانتے ہیں جبکہ ہمارے مخالف دیوبندی لوگ کمتر حیات کے قائل ہیں کہ حضور پاک ﷺ کو جنت کے بجائے زمین میں زندہ مانتے ہیں۔

حقیقت:

یہ بھی جھوٹ اورالزام ہے کیونکہ علمائے دیوبند حضور پاک ﷺ کی اعلیٰ حیات کے قائل ہیں۔علمائے دیوبند کے پاس اس دعویٰ پر قرآن وسنت سے کئی دلائل موجود ہیں۔مثلاً:

i) وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی (سورۃ الضحیٰ، آیت: 4)

یعنی حضور پاک ﷺ کی آخرت کی زندگی دنیا کی زندگی سے بہتر ہے۔

حضور پاک ﷺ کی قبر مبارک کی فضیلت کے عنوان سے صحیح بخاری میں حدیث پاک موجود ہے:

ii) سیدنا عبداللہ بن زید المازنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَابَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ الرِّيَاضِ الْجَنَّةِ.

(صحيح بخاری، كتاب التهجد، باب فضل ما بين القبر والمنبر، ج:1،ص:159ط: قديمی كراچی)

محدثین کرامؒ نے اسکی تشریح یوں بیان فرمائی کہ یہ حدیث مبارک ثابت کرتی ہے حضور پاک ﷺ کی قبر مبارک جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔لہٰذا علماء دیوبند حضور پاک ﷺ کی قبر مبارک کو جنت کا ٹکڑا مان کر اعلیٰ حیات کے قائل ہیں اور علماء دیوبند کا اعلان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت الفردوس کو بھی حضور پاک ﷺ کے پاس بھیج دیا ہے۔جنت الفردوس کا حضور پاک ﷺ کے قدموں میں آجانا حضور پاک ﷺ کے روضۂ مبارک میں اعلیٰ حیات پر دلیل ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسی روضۂ اقدس کی زمین کو قیامت میں جنت کے

اندر منتقل کر دیا جائے گا۔

(فتح الملهم شرح صحیح مسلم ،کتاب الحج ،باب فضل ما بین قبره،رقم الحدیث:3368،ج:3،ص:416،ط: المکتبة الرشیدیه ،پاکستان چوک کراچی)

اصلی اختلاف:

مماتی فرقہ کے لوگ نبی پاک ﷺ کے جسم مبارک کے زندہ ہونے کے منکر ہیں، تب ہی تو وہ لوگ مختلف بہانوں سے کام لیتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ کا آسمانوں میں ایک جسم مثالی زندہ ہے۔ اس جسم میں نبی پاک ﷺ کی روح مبارک کو داخل مانتے ہیں۔ گویا انکے ہاں اوپر کوئی دوسرا جسم زندہ ہے۔ اور روضۂ مبارکہ میں موجود جسم اطہر زندہ نہیں۔ جبکہ مسلک اہل السنّت والجماعت حضور پاک ﷺ کی جسمانی زندگی کے قائل ہیں۔ اہل السنّت والجماعت کے نزدیک نبی پاک ﷺ کی روح مبارک اعلیٰ علیین میں اپنے مقام پر ہے اوراسی روح کا جسم مبارک سے تعلق ہے۔ جس کی وجہ سے نبی پاک ﷺ قبر مبارک میں اس طرح زندہ ہیں کہ قبر کے قریب جیسے ہی کوئی مسلمان حضور پاک ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرتا ہے تو حضور پاک ﷺ اسکا سلام سُن کر جواب عطا فرماتے ہیں۔

(فتح الملهم شرح صحیح مسلم ،کتاب الحج ،باب فضل الصلٰوة بمسجدی المکة والمدینة،رقم الحدیث: 3374، ج:3،ص:421،ط: المکتبة الرشیدیه ،پاکستان چوک کراچی)

جسم مثالی کے ثبوت کا تحقیقی جائزہ

مماتی کہتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ کا جسم مثالی زندہ ہے اور جس وقت مماتی فرقہ سے جسم مثالی کے ثبوت کیلئے قرآن پاک اور حدیث نبوی ﷺ سے دلیل مانگی جاتی ہے کہ لاؤ دلیل کہاں لکھا ہوا ہے کہ حضور پاک ﷺ کا جسم مثالی زندہ ہے؟

تو جواب میں یہ لوگ مختلف حیلوں بہانوں سے کام لیتے ہیں۔ کیونکہ قرآن وحدیث میں کسی جگہ بھی جسم مثالی کا نام نہیں ہے۔ بعض اوقات مماتی لوگ جسم مثالی کے ثبوت کیلئے کچھ صُوفیاء کرامؒ

کے اقوال پیش کرتے ہیں۔اس بارے میں چند باتیں یاد رکھیں:

i) صرف صُوفیاءؒ کے اقوال عقیدے میں دلیل نہیں بن سکتے۔

ii) صُوفیاء کرامؒ جسم مثالی کے ضرور قائل ہیں مگر مماتی اور صُوفیاء کرام کے جسم مثالی ماننے میں بہت فرق ہے۔ کیونکہ صوفیاء کرامؒ جسم مثالی کے ساتھ ساتھ نبی پاک ﷺ کو قبر مبارک میں زندہ مانتے ہیں۔اور قبر مبارک کے ساتھ صلوٰۃ وسلام سننے کے قائل ہیں۔ جبکہ مماتی فرقہ کے لوگ صرف جسم مثالی کو زندہ مانتے ہیں اور قبر مبارک میں زندگی کا انکار کردیتے ہیں۔

iii) صوفیاء کرام جو جسم مثالی مانتے ہیں وہ کوئی علیحدہ جسم نہیں ہے بلکہ انسانی جسم میں موجود روح کو جسم مثالی کا نام دیتے ہیں یعنی صُوفیاء کرامؒ روح انسانی کے 2 نام تجویز کرتے ہیں ایک روح اور دوسرا جسم مثالی جبکہ مماتی انسان کی روح اور جسم کے علاوہ ایک دوسرا جسم مانتے ہیں۔

iv) اہل حق صوفیاء کرامؒ کے ہاں جسم مثالی کی تفصیل دیکھئے: تفسیر عثمانی، سورۃ بنی اسرائیل، آیت:85، وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ

v) مماتیوں کے ہاں جسم مثالی کی تفصیل دیکھئے: اقامۃ البرہان، ص:151، ط: راولپنڈی

مشقی سوالات

س1: مسلک اہل السنۃ والجماعۃ اور مماتی فرقہ کے عقائد میں کیا فرق ہیں؟

س2: مماتی فرقہ کی پیدائش بتاتے ہوئے انکے بانی کا مختصر تعارف پیش کریں۔

س3: اصلی اور جھوٹے اختلافات پر تفصیلی روشنی ڈالیں۔

باب سوئم

عقیدہ حیات النبی ﷺ اور قرآن پاک

قرآن پاک سے پہلی دلیل

وَلَاتَقُوْلُوْالِمَنْ يُّقْتَلُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَاءٌ وَّلٰكِنْ لَّاتَشْعُرُوْنَ

(سورۃ البقرۃ، آیت: 154)

ترجمہ: اور جولوگ اللہ تعالیٰ کے راستے میں شہید ہو جائیں تم اُنہیں مردہ نہ کہو، بلکہ وہ زندہ ہیں اور تمہیں اُنکی زندگی کا احساس نہیں ہوتا۔

اس آیت میں اللہ رب العزت نے شہید کو زندہ فرمایا ہے۔ حدیث پاک سے یہ بات ثابت ہے کہ حضور پاک ﷺ شہید ہو کر فوت ہوئے ہیں۔ جس طرح یہ آیت شہید کے بارے میں ہے تو اس طرح نبی پاک ﷺ بھی شہید بن کر اس آیت کی خوشخبری میں شامل ہیں۔

i) صحیح بخاری کتاب المغازی، باب مرض النبی ﷺ ج:2،ص:637،ط: قدیمی کراچی

ii) مستدرک ،کتاب المغازی ،ج:3،ص:61,60،رقم الحدیث: 4394/98،اقربہ الذھبیؒ،ط:دار العلمیہ بیروت لبنان

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی تصدیق شدہ تفسیر احکام القرآن میں ہے:

تفسیر: مفسّر قرآن مولانا ظفر احمد عثمانیؒ لکھتے ہیں:

فَلَيْسَ الشَّهِيْدُ بِاَوْلٰى مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَاَنَّ نَبِىَّ اللّٰهِ حَىٌّ يُّرْزَقُ فِىْ قَبْرِهٖ كَمَاوَرَدَفِى الْحَدِيْثِ. (احکام القرآن للتھانویؒ، ج:1،ص: 92،ط:ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ کا مرتبہ شہداء سے بہت زیادہ ہے۔ بے شک اللہ کے نبی ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے، یہ عقیدہ حدیث پاک سے ثابت ہے۔

قرآن پاک سے دوسری دلیل

وَلَاتَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْافِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَرَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ

(سورۃ آل عمران، آیت: 169)

ترجمہ: اور (اے پیغمبر ﷺ) جولوگ اللہ کے راستے میں قتل ہوئے ہیں انہیں ہرگز مردہ نہ سمجھنا بلکہ وہ زندہ ہیں، انہیں اپنے رب کے پاس رزق ملتا ہے۔

علماء حق، علماء دیوبند کی اتفاقی تفسیر میں مفسر قرآن حضرت مولانا احمد سعید دھلوی لکھتے ہیں:

تفسیر: انبیاء کرام علیہم السلام شہیدوں سے بڑے درجے والے ہیں تو وہ بھی زندہ ہیں ان کی زندگی اتنی مضبوط ہے کہ روح کا جسم کے ساتھ تعلق ہے اسی وجہ سے نبی ﷺ کی وفات کے بعد انکی بیوی سے نکاح نہیں ہوتا اور نہ ہی نبی ﷺ کی میراث تقسیم ہوتی ہے بلکہ قبر پر جا کر کوئی سلام کہے تو اس کو سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں۔ (تفسیر کشف الرحمٰن ،ج :1،ص: 592،ط :مکتبہ رشیدیہ کراچی)

اس تفسیر پر جن اکابرین امت مسلمہ کے دستخط ہیں ان کے اسماء کرام یہ ہیں:

1) مدرس مسجد نبوی ﷺ، شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا حسین احمد مدنی رَحِمَہُ اللّٰہُ
2) عالم اسلام کے پہلے شیخ الحدیث، حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی رَحِمَہُ اللّٰہُ
3) دارالعلوم دیوبند میں نصف صدی تک مہتمم، حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمی رَحِمَہُ اللّٰہُ
4) استاذ العلماء مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند مولانا مفتی مہدی حسن شاہ جہان پوری رَحِمَہُ اللّٰہُ
5) شیخ الحدیث والادب، جامع الفضائل، فقیہِ زماں حضرت مولانا اعزاز علی امروہی رَحِمَہُ اللّٰہُ
6) مفتی اعظم متحدہ ہندوستان، فخر الاماثل، حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلویؒ رَحِمَہُ اللّٰہُ

قرآن پاک سے تیسری دلیل

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا. (سورۃ النساء، آیت: 64)

ترجمہ: اور اگر گناہ گار لوگ گناہ کرنے کے بعد (اے نبی ﷺ) تیرے پاس آئیں خود بھی اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں اور آپ ﷺ بھی ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں تو اللہ ان کی توبہ قبول کریں گے اور ان پہ رحمت کریں گے۔

مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد شفیع عثمانیؒ لکھتے ہیں:

تفسیر 1: سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کو قبر مبارک میں دفن کرنے کے تین دن بعد ایک دیہاتی آیا اور قبر شریف کے پاس گر گیا اور روتے ہوئے حضور ﷺ سے عرض کرنے لگا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں وعدہ فرمایا ہے کہ اگر گناہگار شخص، رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جائے اور رسول ﷺ اس کے لئے دعائے مغفرت کریں تو اللہ پاک اسے معاف فرما دیں گے۔ اس لئے اے نبی پاک ﷺ! میں آپکی خدمت میں حاضر ہوا ہوں کہ آپ ﷺ میرے لئے معافی کی دعا کریں۔ اس کے بعد اسے روضہ اقدس سے آواز آئی قَدْ غُفِرَ لَکَ کہ تیری بخشش کر دی گئی۔ (معارف القرآن، ج:2،ص:460،ط:ادارۃ المعارف کراچی)

تفسیر 2: اس آیت سے ثابت ہوا کہ جیسے حضور پاک ﷺ کے پاس لوگ معافی کی دعا کرانے آیا کرتے تھے تو اسی طرح آج بھی روضہ رسول ﷺ پر حاضری اسی حکم میں داخل ہے۔

یعنی اب بھی حضور پاک ﷺ کے روضۂ مبارکہ پر حاضر ہو کر عرض کر دیں تو حضور پاک ﷺ دعا فرمائیں گے۔ (معارف القرآن، ج:2،ص:459 ،ط:ادارۃ المعارف کراچی)

قرآن پاک سے چوتھی دلیل

وَمَا کَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِیْهِمْ. (سورۃ الانفال ،آیت : 33)

ترجمہ: اور اے پیغمبر ﷺ! اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے کہ ان لوگوں کو اس حالت میں عذاب دے جب تک آپ ﷺ ان میں موجود ہو۔

مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد شفیع عثمانیؒ لکھتے ہیں:

تفسیر: آپ ﷺ کا اپنے روضہ میں زندہ ہونا اور آپ ﷺ کی رسالت کا قیامت تک قائم رہنا اس کی دلیل ہے کہ یہ امت قیامت تک عذاب سے بچی رہے گی۔ (معارف القرآن، ج:4،ص:225)

قرآن پاک سے پانچویں دلیل

وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا اَنْ تَنْكِحُوْا اَزْوَاجَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ اَبَدًا. (سورۃ الاحزاب، آیت:53)

ترجمہ: اور تمہارے لئے جائز نہیں ہے کہ تم نبی ﷺ کو تکلیف پہنچاؤ اور نہ یہ جائز ہے کہ اُن کے بعد اُن کی بیویوں سے کبھی بھی نکاح کرو۔

مفسر قرآن، عظیم محدث، فقیہ حضرت علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانیؒ لکھتے ہیں:

تفسیر 1: **قُلْتُ وَجَازَ اَنْ يَكُوْنَ ذَالِكَ لِاَجْلِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَيٌّ فِيْ قَبْرِهٖ وَلِذَالِكَ لَمْ يُوْرَثْ وَلَمْ يَتَئَمْ اَزْوَاجُهٗ .**

(تفسیر مظہریؒ (عربی) ج:7،ص:408(اردو) ج:9،ص:416،ط:ایچ ایم سعید کراچی)

ترجمہ: امہات المؤمنین رضی اللہ عنھن سے نکاح نہ ہونے کی یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اس لیے حضور پاک ﷺ کے مال مبارک کا کوئی وارث قرار نہیں پایا اور حضور پاک ﷺ کی وفات سے آپ کی بیویاں بیوہ نہ ہوئیں۔

تفسیر 2: مفسر قرآن، عظیم محدث، شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانیؒ لکھتے ہیں:

اس مسئلے (عقیدہ حیات النبی ﷺ) کی نہایت محققانہ بحث حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کی کتاب آبِ حیات میں ہے۔ (تفسیر عثمانی ،ص:567،ط:قرآن کمپلکس ریاض سعودی عرب)

نوٹ: آبِ حیات میں واضح طور پر نبی ﷺ کو قبر میں زندہ مانا گیا ہے اور ساتھ ہی آپ ﷺ کا قبر کے قریب سلام سننے والے عقیدہ کو صحیح اور اہل السنّت والجماعت کا عقیدہ بتایا گیا ہے۔

مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد شفیع عثمانیؒ لکھتے ہیں:

تفسیر 3: آپ ﷺ کی وفات کے بعد ازواج مطہرات رضی اللہ عنھن سے نکاح حرام ہے۔ وہ

بنص قرآن مومنوں کی مائیں ہیں۔اور دوسری وجہ یہ کہ آپ ﷺ وفات کے بعد اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں۔آپ ﷺ کی وفات کا درجہ ایسا ہے جیسے کوئی زندہ شوہر گھر سے غائب ہو۔اسی لیے آپ ﷺ کی میراث تقسیم نہیں ہوئی۔اسی بناء پر آپ ﷺ کی ازواج کا وہ حال نہیں جو عام شوہروں کی وفات پر اُن کی ازواج کا ہوتا ہے۔ (معارف القرآن ،ج:7،ص:203،ط:ادارۃ المعارف کراچی)

قرآن پاک سے چھٹی دلیل

وَجِئْنَابِکَ شَہِیْدًا عَلٰی ھٰٓؤُلَآءِ ط (سورۃ النحل،آیت:89)

ترجمہ: اور (اے پیغمبر ﷺ) ہم تمہیں ان لوگوں کے خلاف گواہی دینے کیلئے لائیں گے۔

مفسر قرآن، عظیم محدث، شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانیؒ لکھتے ہیں:

تفسیر: حدیث پاک میں ہے کہ امت کے اعمال ہر روز حضور پاک ﷺ کی خدمت میں پیش ہوتے ہیں، آپ ﷺ اعمالِ خیر کو دیکھ کر خدا کا شکر اور بداعمالیوں پر مطلع ہو کر نالائقوں کیلئے استغفار فرماتے ہیں۔

(تفسیر عثمانی ،ص:366،ط:قرآن کمپلکس ریاض سعودی عرب)

قرآن پاک سے ساتویں دلیل

یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآاَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا. (سورۃ الاحزاب، آیت: 45)

ترجمہ: اے نبی ﷺ! بیشک ہم نے آپ ﷺ کو ایسا بنا کر بھیجا ہے کہ آپ ﷺ گواہی دینے والے، خوشخبری سنانے والے اور خبردار کرنے والے ہیں۔

مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد شفیع عثمانیؒ لکھتے ہیں:

تفسیر: تمام انبیاء کرام علیہم السلام خصوصاً رسول اللہ ﷺ اس دنیا سے گزرنے کے بعد بھی اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ (تفسیر معارف القرآن، ج:7،ص:177،ط:ادارۃ المعارف کراچی)

نوٹ: چھٹی دلیل میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ آپ ﷺ پر اُمت کے اعمال پیش ہوتے ہیں۔

اس آیت مبارکہ میں آپ ﷺ کو گواہی دینے والا بتلایا گیا ہے۔ گویا یہ آیت مبارکہ پچھلی آیت کی تشریح کر رہی ہے۔ قبر مبارک میں امت کے اعمال پیش ہونے کی وجہ سے قیامت کے دن حضور پاک ﷺ گواہی دیں گے۔

شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن دیوبندیؒ فرماتے ہیں:

حضور پاک ﷺ پر قبر مبارک میں اُمت کے اعمال کا پیش ہونا عقیدہ حیات النبی ﷺ کی یوں دلیل بنتی ہے کہ حضور پاک ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اسی لئے وہاں امت کے اعمال پیش ہو رہے ہیں۔ (حاشیہ سنن ابی داؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب: تفریع ابواب الجمعہ، ج:1، ص:158، ط:مکتبہ رحمانیہ لاھور)

قرآن پاک سے آٹھویں دلیل

فَضَرَ بْنَا عَلٰی اٰذَانِھِم فِی الْکَھْفِ سِنِیْنَ عَدَدًا . (سورۃ الکھف، آیت:11)

ترجمہ: چنانچہ ہم نے اُن کے کانوں کو تھپکی دے کر کئی سال تک اُن کو غار میں سُلائے رکھا۔

مفسر قرآن حضرت امام فخر الدین رازیؒ لکھتے ہیں:

تفسیر: پہلی اُمتوں کے یہ لوگ (اصحابِ کہف) ہیں۔ ان بزرگوں کی کرامت تھی کہ 309 سال سونے کے بعد بھی صحیح سلامت رہے۔ ہماری اُمت میں بھی ایسی ہستیاں موجود ہیں جن سے اس قسم کے واقعات کا ظہور ہوا ہے۔ مثلاً:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات سے پہلے یوں وصیت فرمائی کہ جب میں فوت ہو جاؤں تو حضور پاک ﷺ سے اجازت لینا کہ میری قبر حضور پاک ﷺ کے ساتھ انکے روضۂ اقدس میں بنائی جائے یا نہیں؟ اگر اجازت مل جائے تو مجھے وہیں دفن کر دینا ورنہ عام مسلمانوں کے قبرستان میں میری قبر بنا دینا۔

چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد انکی وصیت کے مطابق اُن

کا جنازہ حضور پاک ﷺ کے روضۂ مبارکہ کے دروازے پر رکھ کر صحابہ کرام نے حضور پاک ﷺ کی خدمت میں صلوٰۃ وسلام پڑھا پھر یوں عرض کیا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دروازے پر موجود ہیں تو روضۂ مبارکہ کا دروازہ خود بخود کھل گیا اور اندر سے آواز آئی کہ دوست کو دوست تک پہنچا دو

(مفاتیح الغیب المعروف تفسیر کبیر، ج: 7، ص: 433، ط: مکتبہ علوم اسلامیہ لاہور)

قرآن پاک سے نویں دلیل

يَـا اَيُّهَـا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ

(سورة الحجرات، آیت :2)

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی ﷺ کی آواز سے بلند مت کیا کرو اور نہ اُن سے بات کرتے ہوئے اس طرح زور سے بولا کرو جیسے تم ایک دوسرے سے زور سے بولتے ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال برباد ہو جائیں اور تمہیں پتہ بھی نہ چلے۔

مفسر قرآن حضرت مولانا ادریس کاندھلویؒ کی تفسیر معارف القرآن میں ہے:

تفسیر: احادیث میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مسجد میں دو بندوں کی بلند آواز سنی تو انکو تنبیہ فرمائی اور پوچھا کہ تم لوگ کہاں کے ہو؟ معلوم ہوا کہ یہ اہل طائف ہیں تو فرمایا اگر تم یہاں مدینہ کے رہائشی ہوتے تو میں تم کو سزا دیتا (افسوس کی بات ہے کہ) تم اپنی آوازیں بلند کر رہے ہو مسجد رسول ﷺ میں۔

(صحیح بخاری، کتاب الصلوٰۃ، باب رفع الصوت فی المسجد، ج: 1، ص: 67، ط: قدیمی کراچی ......از ناقل)

اس حدیث سے علماءِ اُمت نے یہ حکم اخذ فرمایا ہے کہ جیسے آنحضرت ﷺ کا احترام آپ ﷺ کی حیات مبارکہ میں تھا اسی طرح کا احترام وتوقیر اب بھی لازم ہے کیوں کہ حضور اکرم ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں۔ (معارف القرآن، ج: 7، ص: 487، ط: فریدبک ڈپو دھلی، ہندوستان)

قرآن پاک سے دسویں دلیل

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًاo (سورۃ الاحزاب، آیت:56)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ اوراس کے فرشتے نبی ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔اے ایمان والو!تم بھی اُن ﷺ پر درود بھیجواور خوب سلام بھیجا کرو۔

مفسر قرآن، عظیم محدث، شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانیؒ لکھتے ہیں:

تفسیر: آپ ﷺ کے درود وسلام کے متعلق تفصیلی فوائد علامہ سخاویؒ کی کتاب ''القول البدیع'' اور میری کتاب صحیح مسلم کی شرح ''فتح الملہم ''میں دیکھیں۔

(تفسیر عثمانی ،ص:568،ط:قرآن کمپلکس ریاض سعودی عرب)

نوٹ: القول البدیع اور فتح الملہم میں واضح طور پر نبی ﷺ کو قبر میں زندہ مانا گیا ہے اور ساتھ ساتھ آپ ﷺ کا قبر کے قریب سلام سننے والے عقیدہ کو صحیح اور مسلک اہل السنّت والجماعت کا عقیدہ بتایا گیا ہے۔ [1]

مشقی سوال

س1: عقیدہ حیات النبی ﷺ پر پیش کردہ آیات میں سے کوئی سی 3 آیات، آیت نمبر اور باحوالہ تفسیر پیش کریں؟

---

[1] (ان دونوں کتابوں کے تفصیلی حوالہ جات کیلئے باب چہارم، احادیث،ص29،30،31اور باب پنجم، اجماع اُمت،ص:39ملاحظہ فرمائیں)

(باب چہارم) عقیدہ حیات النبی ﷺ اور احادیث مبارکہ

حدیث پاک سے پہلی دلیل

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ **اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اَتَیْتُ وَفِیْ رِوَایَۃِ هَدَّابٍ مَرَرْتُ عَلٰی مُوسٰی لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِیْ عِنْدَالْکَثِیْبِ الْاَحْمَرِ وَھُوَقَائِمٌ یُّصَلِّیْ فِیْ قَبْرِہٖ .** (صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فضائل موسٰیعلیه السلام ، ج: 2،ص: 268،ط:قدیمی کتب خانه کراچی)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا جس رات مجھے معراج کا سفر کرایا گیا تو میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سرخ ٹیلے کے قریب اُن کی قبر میں کھڑے ہوکر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔

نوٹ: حضرت موسیٰ علیہ السلام وفات پاچکے ہیں اور اس صحیح حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کو قبر مبارک میں زندگی عطا فرمائی ہے۔

حدیث پاک سے دوسری دلیل

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ **قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْنَ.** (مسندابی یعلیٰ، ج:6،ص:147، حدیث نمبر:3425،ط: دار العلمیه بیروت، لبنان)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں۔

وہ محدثین کرامؒ جنہوں نے اس حدیث مبارکہ کو صحیح بتلایا اور اپنی کتب میں اسکی سند کو صحیح لکھا:

1) حافظ ابن حجر عسقلانیؒ (فتح الباری، ج:6،ص:352)
2) حضرت ملا علی قاریؒ (مرقات، ج:2،ص:212)
3) حضرت علامہ ھیثمیؒ (مجمع الزوائد، ج:8،ص:211)
4) حضرت علامہ مناویؒ (فیض القدیر، ج:3،ص:184)
5) حضرت علامہ عزیزیؒ (السراج المنیر ،ج:2،ص:134)
6) حضرت علامہ قاضی شوکانیؒ (نیل الاوطار ج3 ص264)
7) مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ (بذل المجھود، ج:2،ص:117)
8) علامہ انور شاہ کشمیریؒ (فیض الباری، ج:2،ص:64)
9) علامہ شبیر احمد عثمانیؒ (فتح الملھم ،ج:1،ص:329)
10) شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ (فضائل درود،ص:18+34)

حدیث پاک سے تیسری دلیل

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عِنْدَقَبْرِیْ سَمِعْتُهٗ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِنْ بَعِیْدٍ اُعْلِمْتُهٗ.

(جلاء الافهام فی فضل الصلاۃ والسلام علی محمد خیر الانام ، ص:92،ط:دار ابن جوزی الدمام)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو میری قبر کے پاس درود پڑھے گا اُس کو میں خود سنوں گا اور جو مجھ پر دور سے درود پڑھے گا تو وہ مجھے بتلایا جائے گا۔

وہ محدثین کرامؒ جنہوں نے اس حدیث مبارکہ کو صحیح بتلایا اور اپنی کتب میں اسکی سند کو صحیح لکھا:

1) امام ابوبکر البیہقیؒ (جزء حیات الانبیاءؑ ص:6)
2) حافظ ابن حجر عسقلانیؒ (فتح الباری، ج:6،ص:356)
3) علامہ شمس الدین السخاویؒ (القول البدیع،ص:116)
4) حضرت ملا علی قاریؒ (مرقاۃ، ج:2،ص:10)
5) امام ابوالحسن علی بن محمد الکنانیؒ (تنزیہہ الشریعۃ،ص:335)
6) علامہ شبیر احمد عثمانیؒ (فتح الملہم، ج:1،ص:330)
7) مولانا اشرف علی تھانویؒ (نشر الطیب،ص:268)
8) مولانا ادریس کاندھلویؒ (سیرت المصطفیٰ، ج:3،ص:174)
9) مفتی محمد شفیع عثمانیؒ (جواہر الفقہ، ج:1،ص:517،ط: جدید)
10) شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ (فضائل درود،ص:19)

حدیث پاک سے چوتھی دلیل

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: وَالَّذِیْ نَفْسُ اَبِی الْقَاسِمِ بِیَدِهٖ لَیَنْزِلَنَّ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ اِمَامًا مُقْسِطًا وَحَکَماً عَدَلًا فَلَیَکْسِرَنَّ الصَلِیْبَ وَلَیَقْتُلَنَّ الْخِنْزِیْرَ وَلَیُصْلِحَنَّ ذَاتَ الْبَیْنِ وَلَیُذْهِبَنَّ الشَّحْنَاءَ وَلَیُعْرَضَنَّ عَلَیْهِ الْمَالُ فَلا یَقْبَلُهٗ ثُمَّ لَئِنْ قَامَ عَلٰی قَبْرِیْ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ لَاُجِیْبَنَّهٗ

(مسند ابی یعلیٰ، باب:115،ج:11،ص462،ط:دار المامون للتراث،دمشق ، شام،المحقق:حسین سلیم اسد)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قسم اٹھا کر فرمایا بے شک حضرت عیسیٰ علیہ السلام (قیامت سے پہلے) عادل حکمران بن کر آسمان سے نازل ہوں گے، عیسائیت کو ختم کر دیں گے، یہودیت کو مٹا دیں گے، مسلمانوں میں صلح کا قیام عمل میں لائیں گے ،اہل اسلام میں مال و دولت کی فراوانی ہوگی اگر کوئی آدمی ان کو مال پیش کرے گا تو انکار فرما دیں گے پھر یقیناً وہ میری قبر پر آ کر سلام کریں گے تو میں ان کو ضرور جواب دونگا۔

نوٹ: حیات النبی ﷺ کا انکار اتنا بڑا جُرم ہے جس کیلئے اللہ تعالیٰ 2 نبیوں سے کام لیں گے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام سلام کرکے اور امام الانبیاء علیہ السلام جواب دے کر اس فتنے کی تردید فرمائیں گے۔

وہ محدثین کرامؒ جنہوں نے اس حدیث مبارکہ کو صحیح بتلایا اور اپنی کتب میں اسکی سند کو صحیح لکھا:

1) علامہ ابن حجر ہیثمیؒ (مجمع الزوائد، ج:8،ص:211) 2) علامہ جلال الدین سیوطیؒ (الدر المنثور، ج:2،ص:245)
3) علامہ جلال الدین سیوطیؒ (الجامع الصغیر، ج:2،ص:140) 4) علامہ جلال الدین سیوطیؒ (الحاوی للفتاویٰ، ج:2،ص:148)
5) حضرت امام حاکمؒ (المستدرک، ج:2،ص:595) 6) علامہ شمس الدین ذہبیؒ (المستدرک، ج:2،ص:595)
7) حافظ ابن حجر عسقلانیؒ (المطالب العالیہ، ج:4،ص:23) 8) محشی مسند ابی یعلیٰ (مسند ابی یعلیٰ، ج:11،ص:462)
9) مولانا انور شاہ کشمیریؒ (عقیدۃ الاسلام،ص:75) 10) مولانا بدر عالم میرٹھیؒ (ترجمان السنۃ، ج:2،ص:592)

حدیث پاک سے پانچویں دلیل

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَامِنْ اَحَدٍیُّسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّارَدَّاللّٰهُ عَلَیَّ رُوْحِیْ حَتّٰی اَرُدَّعَلَیْهِ السَّلَامَ

(سنن ابی داؤد، کتاب المناسک ،باب زیارت القبور، ج: 1،ص: 279،ط:ایچ ایم سعید کراچی)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جیسے ہی کوئی شخص مجھے سلام کرے گا تو اللہ تعالیٰ میری توجہ لوٹا دیں گے اور میں اس کے سلام کا جواب دوں گا۔

وہ محدثین کرامؒ جنہوں نے اس حدیث مبارکہ کو صحیح بتلایا اور اپنی کتب میں اسکی سند کو صحیح لکھا:

1) حافظ ابن حجر عسقلانیؒ (فتح الباری، پ:3،ص:279) 2) علامہ زرقانیؒ (زرقانی شرح المواہب، ج:8،ص:308)
3) امام نوویؒ (کتاب الاذکار،ص:106) 4) حافظ ابن کثیرؒ (تفسیر ابن کثیر، ج:3،ص:514)
5) علامہ محمد الخانجی البوسنویؒ (حاشیہ حیات الانبیاء للبیہقی،ص:6) 6) علامہ عزیزیؒ (السراج المنیر، ج:3،ص:279)
7) امام ابن تیمیہؒ (فتاویٰ ابن تیمیہ، ج:4،ص:361) 8) علامہ سمہودیؒ (وفاء الوفا، ج:2،ص:403)
9) علامہ انور شاہ کشمیریؒ (عقیدۃ الاسلام،ص:52) 10) علامہ شبیر احمد عثمانیؒ (فتح الملہم، ج:1،ص:330)

حدیث پاک سے چھٹی دلیل

عَنْ اَوْسِ ابْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فِیْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْهِ قُبِضَ وَفِیْهِ النَّفْخَةُ وَفِیْهِ الصَّعْقَةُ فَاَکْثِرُوْاعَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِیْهِ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ مَعْرُوْضَةٌعَلَیَّ قَالَ قَالُوْایَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَکَیْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَیْکَ وَقَدْاَرِمْتَ قَالَ یَقُوْلُوْنَ بَلِیْتَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حَرَّمَ عَلٰی

الْاَرْضِ اَجْسَادَالْاَنْبِیَاءِ. (ابو داؤد، کتاب الصلوٰۃ ،باب تفریع ابواب الجمعۃ، ج:1،ص:150،ط:ایچ ایم کراچی)

ترجمہ: حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کا دن تمام دِنوں سے افضل ہے اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن فوت ہوئے۔ اسی دن قیامت کا پہلا صُور اور پھر اسی دن آخری صور پھونکا جائے گا۔ تو تم میرے اوپر زیادہ درود شریف پڑھا کرو بیشک تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جائے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا آپ کے فوت ہونے کے بعد ہمارا درود آپ ﷺ پر کیسے پیش ہوگا حالانکہ آپ ﷺ تو مٹی ہو چکے ہوں گے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر پابندی لگا دی ہے کہ وہ انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام مبارکہ کو کھا سکے۔

نوٹ: اس حدیث سے ثابت ہوا کہ درود شریف آپ ﷺ کے جسم مبارک پر پیش ہوتا ہے اور یہ نبی ﷺ کے زندہ ہونے کی دلیل ہے کہ زندہ ہیں تبھی تو درود شریف پیش ہوتا ہے۔

وہ محدثین کرامؒ جنہوں نے اس حدیث مبارکہ کو صحیح بتلایا اور اپنی کتب میں اسکی سند کو صحیح لکھا:

1) علامہ بدرالدین عینیؒ (عمدۃ القاری، ج:6،ص:69) 2) حافظ ابن حجر عسقلانیؒ (فتح الباری، پ:26،ص:58)
3) علامہ ابن عبدالہادیؒ (الصارم المنکی،ص:174) 4) امام نوویؒ (کتاب الاذکار،ص:106)
5) حافظ ابن کثیرؒ (تفسیر ابن کثیر، ج:3،ص:514) 6) علامہ منذریؒ (القول البدیع،ص:119)
7) حافظ ابن القیمؒ (جلاء الافھام،ص:36) 8) امام حاکمؒ (مستدرک، ج:4،ص:560)
9) علامہ شمس الدین ذہبیؒ (مستدرک، ج:4،ص:560) 10) علامہ انور شاہ کشمیریؒ (خزائن الاسرار،ص:19)

حدیث پاک سے ساتویں دلیل

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَکْثِرُوْاالصَّلٰوۃَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّہٗ مَشْھُوْدٌ تَشْھَدُہُ الْمَلٰئِکَۃُ وَاِنَّ اَحَدًالَنْ یُّصَلِّیَ عَلَیَّ اِلَّاعُرِضَتْ عَلَیَّ صَلٰوتُہٗ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْھَاقَالَ قُلْتُ وَبَعْدَالْمَوْتِ قَالَ وَبَعْدَالْمَوْتِ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَالْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُّرْزَقُ.

(سنن ابن ماجہ ،ص:118،کتاب الجنائز،باب ذکر وفاتہ ودفنہ،ط:قدیمی کراچی)

ترجمہ: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جمعہ کے دن

میرے اوپر زیادہ درود شریف پڑھا کرو کیونکہ یہ فرشتوں کی حاضری کا دن ہے تم میں جو آدمی بھی درود شریف پڑھے گا جیسے ہی پڑھنے سے فارغ ہوگا تو اس کا درود مجھ تک پہنچا دیا جائے گا۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے پوچھا کیا وفات کے بعد بھی درود پہنچے گا حضور ﷺ نے فرمایا جی ہاں وفات کے بعد بھی درود پہنچے گا کیونکہ اللہ پاک نے زمین پر حرام کر دیا کہ نبی کے جسم کو کھائے اسی لئے وفات کے بعد بھی نبی کو زندگی حاصل ہوتی ہے اور رزق ملتا ہے۔

وہ محدثین کرامؒ جنہوں نے اس حدیث مبارکہ کو صحیح بتلایا اور اپنی کتب میں اسکی سند کو صحیح لکھا:

1) حافظ ابن حجر عسقلانیؒ (تہذیب التہذیب، ج:3،ص:398) 2) علامہ زرقانیؒ (شرح المواھب، ج:5،ص:336)
3) ملا علی قاریؒ (مرقاۃ، ج:2،ص:112) 4) علامہ دمیریؒ (شرح المواھب، ج:5،ص:336)
5) علامہ منذریؒ (ترجمان السنۃ، ج:3،ص:297) 6) علامہ عزیزیؒ (السراج المنیر، ج:1،ص:290)
7) علامہ مناویؒ (فیض القدیر، ج:2،ص:87) 8) علامہ سمہودیؒ (خلاصۃ الوفاء،ص:48)
9) علامہ قاضی شوکانیؒ (نیل الاوطار، ج:3،ص:264) 10) مولانا شمس الحقؒ عظیم آبادی (عون المعبود، ج:1،ص:405)

حدیث پاک سے آٹھویں دلیل

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰئِكَةً سَیَّاحِیْنَ فِی الْاَرْضِ یُبَلِّغُوْنِیْ مِنْ اُمَّتِی السَّلَامَ.

(سنن نسائی، کتاب السّھو، باب التسلیم علی النبی ﷺ ج:1،ص:189،ط:قدیمی کراچی)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ فرشتے ایسے پیدا فرمائے ہیں جن کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ زمین میں گھومتے ہیں اور میری امت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔

وہ محدثین کرامؒ جنہوں نے اس حدیث مبارکہ کو صحیح بتلایا اور اپنی کتب میں اسکی سند کو صحیح لکھا:

1) امام حاکمؒ (مستدرک، ج:2،ص:421) 2) علامہ ذہبیؒ (مستدرک، ج:2،ص:421)
3) علامہ ھیثمیؒ (مجمع الزوائد، ج:9،ص:24) 4) علامہ بزارؒ (مجمع الزوائد، ج:9،ص:24)
5) علامہ ابن عبدالہادیؒ (السارم المنکی،ص:168) 6) علامہ عزیزیؒ (السراج المنیر، ج:1،ص:518)
7) علامہ سیوطیؒ (الخصائص الکبریٰ، ج:2،ص:491) 8) علامہ سخاویؒ (القول البدیع،ص:115)
9) علامہ سمہودیؒ (وفاء الوفا، ج:2،ص:404) 10) شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ (فتاویٰ عزیزیہ، ج:2،ص:69)

حدیث پاک سے نویں دلیل

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ **عَنِ النَّبِیِّ** ﷺ **قَالَ النَّاسُ یَصْعَقُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَاَکُوْنُ اَوَّلَ مَنْ یُّفِیْقُ.**

(صحیح بخاری، کتاب الانبیاء، باب قول اللّٰہ وواعدنا موسیٰ ثلثین لیلة، ج:1، ص:481، ط: قدیمی کراچی)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب صُور پھونکا جائے گا تو لوگوں پر بے ہوشی طاری ہوجائے گی پھر بعد میں سب سے پہلے مجھے ہوش آئے گا۔

نوٹ: قیامت کے صور پھونکے جانے کے وقت آپ ﷺ پر قبر مبارک میں بے ہوشی کا طاری ہونا عقیدہ حیات النبی ﷺ کی دلیل ہے کیونکہ بے ہوشی ہمیشہ زندہ انسان پر طاری ہوتی ہے نہ کہ مردہ پر (غوروفکر سے کام لینے والا آسانی سے سمجھ سکتا ہے)

حدیث پاک سے دسویں دلیل

اس حدیث پاک کا بنیادی واقعہ کچھ یوں ہے کہ: حضور پاک ﷺ بھی شہید ہیں لہٰذا جو زندگی شہداء کیلئے قرآنِ پاک سے ثابت ہے وہ حضور پاک ﷺ کے لئے بھی ثابت ہے۔ شہادت کا مختصر واقعہ یوں ہے: 7ھ میں حضور پاک ﷺ نے غزوۂ خیبر میں فتح حاصل کی۔ یہودی جنگ ہار گئے اُنہوں نے شکست کا بدلہ لینے کیلئے حضور پاک ﷺ کو شہید کرنے کا منصوبہ بنایا۔ چنانچہ ایک یہودی سلام بن مشکم کی بیوی ''زینب بنت حارث'' نے حضور پاک ﷺ کے کھانے میں زہر ملا دیا۔ کھانا تناول فرماتے وقت حضور پاک ﷺ کے ساتھ ایک صحابی حضرت بشیر بن براء رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ وہ اس کھانے کو کھاتے ہی شہید ہوگئے مگر حضور پاک ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا۔ لقمہ کھاتے ہی گوشت کی بوٹی بول اُٹھی کہ میں زہر آلودہ ہوں مگر اسی دوران اُس زہر کا اثر پیٹ مبارک میں چلا گیا تھا۔ چنانچہ اس واقعے کے چار سال بعد 11ھ

میں حضور پاک ﷺ کی وفات ہوئی تو اس وقت اس زہر کا خاصہ اثر تھا۔

حضور پاک ﷺ کی شہادت کے دلائل

حضور پاک ﷺ نے وفات سے چند لمحات پہلے فرمایا:

1) **وَقَالَتْ عَائِشَةُ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنہَا **كَانَ النَّبِیُّ** ﷺ **يَقُوْلُ فِیْ مَرَضِهِ الَّذِیْ مَاتَ فِيْهِ يَا عَائِشَةُ مَا اَزَالُ اَجِدُ اَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِیْ اَكَلْتُ بِخَيْبَرَ فَهٰذَا اَوَانُ وَجَدْتُ انْقِطَاعَ اَبْهُرِیْ مِنْ ذٰلِكَ السَّمِّ.**

(صحیح بخاری کتاب المغازی، باب مرض النبی ﷺ ج:2،ص:637،ط: قدیمی کراچی)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایام مرض الوفات میں فرمایا کہ جو زہریلا کھانا میں نے خیبر میں کھایا تھا اب میں اُس کھانے کی تکلیف محسوس کر رہا ہوں پس یہ وقت میری کمر کی رگ کٹنے کا ہے۔

لہٰذا آپ ﷺ کی وفات کا سبب یہی زہر ہے اس لیے آپ ﷺ شہید بھی ہوئے۔

2) **عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ **قَالَ لَاَنْ اَحْلِفَ تِسْعًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ** ﷺ **قُتِلَ قَتْلاً اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَحْلِفَ وَاحِدَةً اَنَّهُ لَمْ يُقْتَلْ وَذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَهُ نَبِيًّا وَّاتَّخَذَهُ شَهِيْدًا.**

(مستدرک ،کتاب المغازی ،ج:3،ص:61,60،رقم الحدیث 4394/98،اقربہ الذہبیؒ،ط:دار العلمیہ بیروت لبنان)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نو دفعہ قسم اٹھاؤں کہ رسول اللہ ﷺ شہید ہوئے مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں ایک دفعہ یہ قسم اُٹھاؤں (اور بات پکی کر دوں) کہ رسول اللہ ﷺ (کسی کافر کے ہاتھوں تلوار کے ساتھ) قتل نہیں کیے گئے اور یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور پاک ﷺ کو نبی بھی بنایا اور شہید بھی بنایا ہے۔

مشقی سوال س1: 5 احادیث جن کو محدثین کرام نے بطور ثبوت پیش کیا ہو، باحوالہ پیش کریں۔

(باب پنجم) عقیدہ حیات النبی ﷺ اور امت مسلمہ

روایت خطبہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور پاک ﷺ کے فوت ہونے کے بعد آپ ﷺ کی چار پائی کے نزدیک تشریف لائے اور آپ ﷺ کا ماتھا چوم کر فرمایا:

بِـاَبِـیْ اَنْـتَ وَاُمِّیْ طِبْتَ حَیًّا وَّ مَیِّتًا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یُـذِیْقُکَ اللّٰهُ الْمَوْتَتَیْنِ اَبَدًا. (صحیح بخاری، کتاب المناقب ،باب: مناقب ابی بکر ؓ ج:1،ص:517،ط:قدیمی کراچی)

ترجمہ: میرے ماں باپ قربان ہوجائیں کہ آپ ﷺ نے اچھی زندگی پائی اور اچھی وفات پائی۔ پھر لوگوں کے پاس آ کر خطبہ دیا اور حضور ﷺ کی وفات کا اعلان کر کے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ آپ ﷺ پر دو موتیں نہیں آئیں گی۔

تشریح: ایک موت تو حضور پاک ﷺ پر آ چکی ہے اور اب وہ دوسری موت کونسی ہے جو حضور پاک ﷺ پر نہیں آئے گی؟ محدثین کرام نے اس حدیث کی تشریح میں فرمایا:

وَالْاَحْسَنُ اَنْ یُّقَالَ اَنَّ حَیَاتَهٗ ﷺ لَایَتَعَقَّبُهَامَوْتٌ بَلْ یَسْتَمِرُّحَیًّا وَالْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِهِمْ. (حاشیہ صحیح بخاری، کتاب المناقب ،باب: مناقب ابی بکر ؓ، ج:1،ص:517،ط: قدیمی کراچی)[1]

ترجمہ: بہترین تفسیر یہی ہے کہ حضور پاک ﷺ کی قبر کی زندگی پر دوبارہ موت نہیں آئے گی بلکہ اب آپ ہمیشہ زندہ رہیں گے جس طرح باقی انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔

---

[1] **نوٹ:** حاشیہ صحیح بخاری، بانی دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا امام محمد قاسم نانوتویؒ کے استاد، محدثِ کبیر حضرت مولانا احمد علی سہارنپوریؒ نے لکھا ہے، اور یہی تشریح حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے فتح الباری، ج:6،ص:511، اور علامہ بدرالدین عینیؒ نے عمدۃ القاری، ج:6،ص:601 پر بیان کی ہے۔ معلوم ہوا کہ خطبہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کی قبر کی زندگی کو بیان کرنا صرف علمائے دیوبند کا طریقہ ہی نہیں بلکہ امت کے جلیل القدر ائمہ بھی اس روایت سے عقیدہ حیات النبی ﷺ کو ثابت کر گئے ہیں۔

راہ زندگی میں گو ہم پر بڑے مشکل مقام آئے نہ ہم سے قافلہ چھوٹا نہ ہم نے رہنما بدلا

منکرین حیات الانبیاء علیہم السلام (مماتی فرقہ) کا حکم

سرخیلِ احناف، حضرت علامہ بدرالدین عینی حنفیؒ، عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری میں لکھتے ہیں:

مَنْ اَنْکَرَ الْحَیَاۃَ فِی الْقَبْرِ وَهُمُ الْمُعْتَزِلَۃُ. وَاُجِیْبَ عَنْ اَهْلِ السُّنَّۃِ.

(عمدۃ القاری، کتاب المناقب ،باب: مناقب ابی بکرؓ ،ج: 6،ص: 601،ط:مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

ترجمہ: قبر میں زندگی کا انکار معتزلہ کرتے ہیں، اہل السنّت والجماعت اُنکو جواب دیتے ہیں۔

مماتیوں کی اقتداء میں نماز کے متعلق علماء دیوبند کے فتاویٰ جات

1) موجودہ علماءِ دیوبند کے پیرو مرشد حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید لکھتے ہیں:
آنحضرت ﷺ اپنے روضۂ اطہر میں زندہ ہیں، قبر کے قریب سلام کا جواب دیتے ہیں، جو شخص اس کے خلاف عقیدہ رکھتا ہے وہ میرے اکابر کے نزدیک گمراہ ہے اس کی اقتداء میں نماز پڑھنا جائز نہیں اس کی تقریر سننا جائز نہیں اس کے ساتھ کسی قسم کا تعلق جائز نہیں ہے۔

(آپ کے مسائل اور اُن کا حل ،اضافہ وتخریج شدہ ایڈیشن ،ج:1،ص:299،ط:مکتبہ لدھیانوی بنوری ٹاؤن کراچی)

2) شیخ الحدیث والتفسیر، فاضل دارالعلوم دیوبند، حضرت مولانا علاؤالدین نوراللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں: آپ ﷺ اپنے روضۂ اقدس میں روح کے تعلق کے ساتھ زندہ ہیں، قبر مبارک میں پڑھے جانے والے درود وسلام کو سنتے ہیں...... جو شخص اس کے خلاف عقیدہ رکھتا ہے نہ تو وہ دیوبندی کہلانے کا مستحق ہے اور نہ ہی اہل السنۃ والجماعۃ سے اُس کا کوئی تعلق ہے۔ بلکہ وہ بدعتی ہے اس کی اقتداء میں نماز جائز نہیں۔ اہل محلّہ پر لازم ہے کہ ایسے امام کو ہٹا کر اُس کی جگہ صحیح العقیدہ امام مقرر کیا جائے۔ (سہ ماھی مجلہ قافلہ حق ،سرگودھا، ج:2،شمارہ نمبر :2،ص:65،ربیع الثانی 1429ھ 2008ء)

3) مولانا محمد جمیل صاحب، امام تبلیغی مرکز رائے ونڈ نے جامعہ اشرفیہ لاہور سے مماتی فرقہ کے متعلق فتویٰ لے کر فرمایا مماتیوں کی اقتداء میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ اگر کسی نے پڑھ لی تو نماز کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے، کیونکہ یہ اہل بدعت میں سے ہیں۔

(یہ فتویٰ www.ahnafmedia.com پر سے حاصل کیا جاسکتا ہے)

اِجماعِ اُمتِ مسلمہ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور سے علماءِ دیوبند تک

اجماع، اُمتِ مسلمہ کے اتفاقی فیصلے کو کہا جاتا ہے اجماعِ امت کا ماننا بہت ضروری ہے اجماعِ امت کے انکار کر دینے پر بعض صورتوں میں بندہ کافر ہو جاتا ہے اور بعض صورتوں میں کافر تو نہیں ہوتا مگر فاسق یعنی انتہائی گناہ گار اور بدعتی ہو جاتا ہے۔

اجماعِ امتِ مسلمہ کی قرآن پاک میں اہمیت کا ثبوت

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ط وَسَآءَتْ مَصِيْرًا o (سورة النساء، آیت:115)

ترجمہ: جو شخص اپنے سامنے ہدایت واضح ہونے کے بعد بھی رسول ﷺ کی مخالفت کرے اور مومنوں کے راستے کے سوا اور راستے کی پیروی کرے اس کو ہم اسی راہ کے حوالے کر دیں گے جو اِس نے خود اپنائی اور اِسے دوزخ میں ڈالیں گے اور وہ بہت بُرا ٹھکانہ ہے۔

شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم لکھتے ہیں:

تفسیر: جس مسئلے پر پوری اُمتِ مسلمہ متفق رہی ہو وہ یقینی طور پر برحق ہے اور اس کی مخالفت جائز نہیں۔ (توضیح القرآن المعروف بہ آسان ترجمہ قرآن، ج:1ص:297،ط:مکتبہ معارف القرآن کراچی)

اجماعِ امتِ مسلمہ کی حدیث پاک میں اہمیت کا ثبوت

عَنْ اِبْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَایَجْمَعُ اُمَّتِیْ اَوْقَالَ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ عَلٰی ضَلَالَةٍ وَیَدُ اللّٰهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَذَّ شَذَّ اِلَی النَّارِ.

(جامع ترمذی،ابواب الفتن، باب ماجاء فی لزوم الجماعة، ج:2،ص:39،ط:قدیمی کراچی)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! کہ بے شک اللہ تعالیٰ میری اُمت کو گمراہی پر اجماع نہیں کرنے دے گا اور اللہ تعالیٰ کی مدد جماعت کے ساتھ ہے۔ جو شخص (اجماعِ اُمت) سے علیحدہ ہوا وہ جہنم میں جائے گا۔

عقیدہ حیات النبی ﷺ اور اجماعِ اُمت

عقیدہ حیات النبی ﷺ پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور سے لے کر آج تک اجماع چلا آ رہا ہے۔

1) مقتدر عالم دین، حضرت علامہ شمس الدین سخاویؒ کا عقیدہ:

نَحْنُ نُؤْمِنُ وَنُصَدِّقُ بِاَنَّهُ ﷺ حَیٌّ یُرْزَقُ فِیْ قَبْرِهٖ وَاَنَّ جَسَدَهُ الشَّرِیْفَ لَاتَاْکُلُهُ الْاَرْضُ وَالْاِجْمَاعُ عَلٰی هٰذَا.

(القول البدیع فی الصلوۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، عنوان: سبع فوائد فی خاتمۃ الباب الرابع، ص:172، ط:دارالعلمیہ بیروت)

ترجمہ: ہمارا ایمان ہے اور ہم اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ اپنی قبر میں زندہ ہیں اور آپ ﷺ کو وہاں رزق بھی ملتا ہے۔ اور آپ ﷺ کے جسدِ اطہر کو مٹی نہیں کھا سکتی اور اس عقیدہ پر پوری دنیا کے مسلمان متفق ہیں۔

2) علامہ ابن حجر ہیثمی مندرجہ بالا الفاظ تحریر فرماتے ہیں۔

(الدر المنضود فی الصلوۃ علی صاحب المقام المحمود، ص:95، ط:دارالعلمیہ بیروت)

3) عظیم محدث، مفسّر قرآن، اُصولی حضرت علامہ جلال الدین سیوطیؒ کا عقیدہ:

حَیَاتُ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ قَبْرِهٖ هُوَ وَسَائِرُ الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ مَعْلُوْمَةٌ عِنْدَنَا عِلْمًا قَطْعِیًّا لِمَا قَامَ عِنْدَنَا مِنَ الْاَدِلَّةِ فِیْ ذَالِکَ وَتَوَاتَرَتْ لَهُ الْاَخْبَارُ الدَّالَّةُ عَلٰی ذَالِکَ.

(الحاوی للفتاویٰ انباء الاذکیاء فی حیات الانبیاء علیہم السلام، ج:2، ص:139، ط:دارالعلمیہ بیروت)

ترجمہ: ہمارے نبی ﷺ سمیت تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں بے شک ان کی قبر مبارک میں زندگی یقینی دلائل سے ثابت ہے اور اسی عقیدہ حیات النبی ﷺ پر خبر متواتر

(اجماع امت مسلمہ) بھی قائم ہے۔

4) قطب الارشاد، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کا عقیدہ:

انبیاء کرام علیہم السلام کے سماع میں کسی کو اختلاف نہیں۔

(فتاویٰ رشیدیہ، کتاب الایمان والکفر، باب زندوں کا مردوں سے مدد مانگنا، ص: 69، ط: ادارہ اسلامیات لاہور، ص: 197، ط: مکتبہ رحمانیہ لاہور)

نوٹ: سماع، حیات کے بغیر نہیں ہوتا پس معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کی حیات میں بھی کسی کو اختلاف نہیں اور اختلاف نہ ہونے کو اجماع کہتے ہیں یعنی یہ اُمت مسلمہ کا اتفاقی مسئلہ ہے۔ اس پر حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ نے تصدیقی دستخط فرمائے ہیں اور اس کے نیچے یوں لکھا ہے کہ بہترین عبارت ہے۔

5) مُرشد العلماء، حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ کا عقیدہ:

عقیدہ سب کا یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبور میں زندہ ہیں۔

(حضرت گنگوہیؒ کے حکم سے لکھی جانی والی کتاب، البراھین القاطعہ علی ظلام الانوار الساطعہ، باب (بحث) طعام محفل مولد، ص: 199 ط: سہارن پور انڈیا)

6) شاہ ولی اللہ سرحد، شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین صاحب غورغشتویؒ کا عقیدہ:

میرے عزیزو! تمام اہل السنّت والجماعت اس بات پر متفق ہیں کہ حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام قبر اور برزخ میں زندہ ہیں اور ان کی زندگی حضرات شہداء کی زندگی سے بھی اعلیٰ اور ارفع ہے۔ (مجالس غورغشتوی، ص: 156، ط: مدرسہ فاروقیہ پشاور)

7) ارشاد فرمایا! (حدیث پاک) جس شخص نے مجھ پر میری قبر کے پاس درود پڑھا تو میں خود سنتا ہوں اور جس نے دور سے مجھ پر درود پڑھا تو اس کی مجھے کسی فرشتہ کے ذریعہ سے خبر دی جاتی ہے۔ ارشاد فرمایا! کہ غور سے سنو! یہی ہمارا اور ہمارے سب اساتذہ کرام، مشائخ عظام اور تمام اکابرین کا مسلک اور عقیدہ ہے۔ (مجالس غورغشتوی، ص: 70-69، ط: مدرسہ فاروقیہ پشاور)

8) حکیم الامت، مجدّد الملت، حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کا عقیدہ:

آپ ﷺ قبر مبارک میں زندہ ہیں قریب قریب اہل حق اس پر متفق ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا بھی یہی اعتقاد (عقیدہ) ہے۔

(اشرف الجواب للشفاء المرتاب (کامل) عنوان نمبر: 75، حضرت ابراہیم علیہ السلام و اولیائے کرامؒ کی حیات برزخیہ کا اثبات حصہ دوئم، روافض کے اعتراضات کے جوابات، ص: 210، ط: ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

9) یہ بات باتفاق امت ثابت ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ رہتے ہیں۔

(اشرف الجواب للشفاء المرتاب (کامل) عنوان انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات، ص: 211، ط: ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

10) مفتی اعظم ہند، حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلویؒ کا عقیدہ:

نبی کریم ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں جیسا کہ اہل السنّت والجماعت کا مذہب ہے

(کفایت المفتی، مدلل و مکمل، کتاب العقائد، فصل: چہارم، مسئلہ: علم غیب، باب: مجلس مولود میں صلاۃ و سلام کے ساتھ یارسول اللہ کے الفاظ سے پکارنا، ج: 1، ص: 169، ط: دارالاشاعت کراچی)

11) اُستاذ المحدثین، حضرت مولانا ادریس کاندھلویؒ کا عقیدہ:

تمام اہل السنّت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں نماز و عبادت میں مشغول ہیں۔ (سیرت المصطفیٰ، باب: سوئم، فصل سوئم، ج: 3، ص 760، ط: المیزان لاہور)

12) حکیم الاسلام، حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ کا عقیدہ:

نبی کریم ﷺ اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام وفات کے بعد اپنی قبروں میں زندہ ہیں قبور پر خود صلوۃ و سلام سنتے ہیں، یہ علماء کرام کا اجماعی مسئلہ ہے۔ علمائے دیوبند نے یہ عقیدہ قرآن وسنت سے پایا ہے۔ (کلمات طیبہ المعروف خطباتِ حکیم الاسلام، ج: 7، ص: 181، ط: ادارہ اسلامیات لاہور)

مشقی سوالات

س1: اجماع کے 4 حوالے اور خطبہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ والی روایت بیان کریں۔

س2: پیش کردہ علماء دیوبند کے فتاویٰ جات کی روشنی میں کوئی سا ایک فتویٰ بیان کریں۔

مسلک اہل السنۃ والجماعۃ اور مماتی فرقہ کے درمیان عقائد میں چند فرق

مسلک اہل السنۃ والجماعۃ (علماء دیوبند)	مماتی فرقہ
1......تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنی اپنی قبروں میں بالخصوص سید الانبیاء ﷺ اپنے روضۂ اطہر میں روح کے تعلق کے ساتھ زندہ ہیں اور عبادت میں مشغول ہیں۔ یہ عقیدہ اجماع امت مسلمہ اور متواتر احادیث سے ثابت ہے۔ (نشر الطیب ص210، مقام حیات ص267)	1......تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنی اپنی قبروں میں بالخصوص آپ ﷺ اپنے روضۂ اطہر میں زندہ نہیں۔ روح کا قبروں میں رکھے ہوئے جسم کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ جو حیات والا عقیدہ رکھتے ہیں وہ بدعتی ہیں، گمراہ ہیں۔ (المسلک المنصور ص63، شرک کیا ہے ص4 مسلک الاکابر ص45 البرہان الجلی ص144)
2......روضہ اطہر کے قریب پڑھا ہوا صلوٰۃ وسلام آپ ﷺ خود سنتے ہیں اور اس کا جواب بھی دیتے ہیں۔ (تسکین الصدور ص50، المہند ص4، تذکرۃ الخلیل ص36، نشر الطیب ص211، آب حیات ص40)	2......مدینہ منورہ میں یا دور سے پڑھا ہوا صلوٰۃ وسلام آپ ﷺ نہ سنتے ہیں، نہ جواب دیتے ہیں۔ (کیا مردے سنتے ہیں ص40، عقائد علماء اسلام ص484، مسلک الاکابر ص31، القول المسند ص19)
3......عرض اعمال یعنی روضۂ مبارک میں آپ ﷺ کے پاس امت کے اعمال اجمالی طور پر روزانہ پیش ہوتے ہیں۔ (احسن الفتاویٰ ص518، تفسیر عثمانی ص388، نشر الطیب ص210)	3......عرض اعمال والا عقیدہ شیعوں کا عقیدہ ہے۔ (عقائد علماء اسلام ص449، اقامت البرہان ص245، تسکین القلوب ص103، تحفہ عجیبہ ص340)
4......استشفاع! یعنی آپ ﷺ کی قبر کے پاس عاجزانہ درخواست کرنا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ یہ جائز ہے۔ (معارف القرآن ص459، نشر الطیب ص245، آب حیات ص40)	4......آپ ﷺ سے دعا کی استدعا کرنا بدعت سیئہ ہے۔ گمراہی ہے۔ (القول المسند ص31، اقامت البرہان ص312، المسلک المنصور ص67، عقائد علماء اسلام ص649)
5......روضۂ اطہر کی زیارت کے لئے جانا اور صرف زیارت ہی کی نیت سے سفر کرنا فرائض وواجبات کے علاوہ سب سے بڑی نیکی ہے۔ (وفاء الوفا ص177 ج4، فتح القدیر ص74 ج3، درمختار ص63 ج4)	5......روضۂ اقدس کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا جائز نہیں۔ بدعت ہے۔ سلف صالحین میں سے کسی نے اس کو مستحب قرار نہیں دیا۔ (تحقیق الحق ص35، کتاب التوحید فی العبادات الالوہیہ)
6......ایصال ثواب برحق ہے۔ خواہ زندہ کو کیا جائے یا فوت شدہ کو۔ مالی صدقات کے ساتھ ہو یا دوسری عبادات کے ساتھ ہو۔ اس کا فائدہ روح اور جسم دونوں کو ہوتا ہے۔ (راہ سنت ص249)	6......اگر مردے کو ایصال ثواب کیا جائے تو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ روح کا جسم عنصری سے کوئی تعلق نہیں۔ (ملخصاً عقیدہ مماتی فرقہ)
7......زمین کی وہ جگہ جو آپکے جسم مبارک کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ جہاں آپ ﷺ آرام فرما ہیں۔ وہ جگہ کائنات کی ہر شے سے افضل، حتیٰ کہ عرش وکرسی بھی اس کے مقابل کچھ نہیں۔ (فضائل حج ص177، تاریخ مدینہ ص147، تسکین الاذکیاء ص486)	7......وہ جگہ جو آپ ﷺ کے جسم کو لگی ہوئی ہے وہ عام جگہوں کی طرح ایک جگہ ہے۔ عرش وبیت اللہ سے بھی افضل نہیں۔ کوئی قبر جنت کا باغ نہیں۔ آپ ﷺ کی قبر عام قبروں کی طرح ایک قبر ہے۔ اس کی کوئی فضیلت نہیں۔ فضیلت کا عقیدہ رکھنے والے غلطی پر ہیں۔ (عقائد علماء اسلام ص486، ندائے حق ص476)
8......آپ ﷺ، انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء کرامؒ کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا اور یوں عرض کرنا کہ "اے اللہ! ان بزرگوں کے واسطہ سے میری دعا قبول فرما۔ جائز ہے۔ بعد از وفات ہو یا قبل از وفات ہو۔ (احسن الفتاویٰ ص422، معارف القرآن ج1 ص100)	8......انبیاء کرام علیہم السلام اولیاء کرامؒ کے وسیلے سے دعا کرنا وفات کے بعد شرک ہے۔ بدعت ہے۔ مشرکین کا عمل ہے۔ جو توسل کا عقیدہ رکھتے ہیں وہ بدعتی ہیں۔ (کشف الحجاب ص93، البرہان الجلی ص200، شرک کیا ہے ص18، ازالہ اوہام ص25، البصائر ص252)
9......قرآن وحدیث میں جہاں لفظ قبر آیا ہے اس سے مراد یہی زمینی قبر ہے۔ جہاں عذاب وثواب کی بات آئی ہے اس سے مراد بھی یہی زمینی قبر ہے۔ یہ قبر حقیقی، شرعی، لغوی، عرفی قبر ہے۔ علیین اور سجین کو کسی نے قبر شرعی نہیں کہا۔ (تسکین الصدور ص82، فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ص462، معارف الحدیث ص204)	9......اصل شرعی قبر علیین، سجین ہے۔ یہ زمین والی قبر عرفی قبر ہے۔ یہ اصل میں گڑھا ہے۔ اس گڑھے میں کچھ نہیں ہوتا۔ زمینی گڑھے کو قبر کہنا قرآن کا انکار ہے۔ (حیات جاودان ص16، اقوال مرضیہ ص19، مسلک المنصور ص37، عقائد علماء اسلام ص617)
10......حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں، حضرت حسینؓ نے یزید کی بیعت نہیں کی تھی اور حضرت حسینؓ افضل شہید ہیں۔ (جامع ترمذی، کتاب المناقب)	10......جنتی نوجوانوں والی روایت غلط ہے...... نیز حضرت حسینؓ نے یزید کی بیعت کر لی تھی ورنہ وہ جہالت کی موت مرتے، حضرت حسینؓ سے جنرل ضیاء الحق اچھا تھا۔ (فتویٰ ماسٹر عبداللہ مماتی وکتاب مظلوم کربلا از نیلوی، ص:100,108)

ادارۃ النعمان ایک نظر میں

- 2007ء کے اوائل میں شیخ الحدیث والتفسیر مولانا علاؤ الدین مدظلہ، استاذ العلماء مولانا محمود الحسن قریشی مدظلہ اور استاذی المکرم سفیر احناف متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ کے دست مبارک سے اس ادارے کی سنگِ بنیاد رکھی گئی۔ اس وقت اس ادارے کا نام ''ابوحنیفہؒ اسلامک اکیڈمی'' تھا۔ ابتداء سے ادارے میں درسِ نظامی کے ساتھ ساتھ صراطِ مستقیم کورس کا آغاز کیا گیا اور تعطیلات میں مختلف دورہ جات کا اہتمام ہوتا رہا۔
- ادارہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے ملحق ہے۔
- 2012ء میں سرپرست ادارہ مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ کے حکم پر ادارہ کا نام کنیت سے اسم اصلی کی طرف لایا گیا یعنی ابوحنیفہؒ اسلامک اکیڈمی کے بجائے ''ادارۃ النعمانؒ'' میں تبدیل کر دیا گیا۔
- الحمدللہ 2012ء سے تاحال ادارۃ النعمانؒ مدارس کے فضلاء کرام کیلئے 1 سالہ درجہ تخصص بھی شروع کر چکا ہے۔
- عوام الناس اور طلباء کرام کیلئے مسلک اہل السنۃ والجماعۃ کے بنیادی عقائد کی واقفیت کیلئے روزانہ مغرب تا عشاء ادارے میں 1 مہینہ کے کورس کا اہتمام بھی کیا گیا ہے۔
- ہر انگریزی ماہ کے آخری سنیچر مغرب تا عشاء اصلاحی مجلس کا بھی اہتمام ہے۔
- ادارہ کی دینی و دنیاوی ترقی کیلئے دعاؤں میں یاد رکھنا مت بھولیے۔

مفتی عبدالواحد قریشی
مدیر: ادارۃ النعمانؒ ڈیرہ اسماعیل خان
0333-998-7709

ادارے کے ساتھ تعاون کیلئے:

اکاؤنٹ نمبر: Abdul Wahid Qureshi 0101283350
برانچ کوڈ: 2601 میزان بینک ڈیرہ اسماعیل خان، خیبر پختونخواہ، پاکستان